

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ ذُو جَلَالٍ

كَرَامٍ اَحْمَدٌ

مَوْفِقٌ مَّرِيءٌ

حضرت علامہ عبد العزیز پیر ہاروی علیہ السلام

میں کے نکاح

چک نمبر ۱۱۴/۱۰۵ تحصیل خانیوال ڈاک خانہ جہانیاں ضلع ملتان

[www.hazrat-abdulaziz-pirharvi-ra.blogspot.com](http://www.hazrat-abdulaziz-pirharvi-ra.blogspot.com)



اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ حَمِيْدٌ

گلزارِ احمالیہ

مولفہ مرتبہ

حضرت علامہ عبد العزیز پیر ہاروی علیہ الرحمۃ

مکتبہ نبی حکمال

پیک نمبر ۱۱۴/۱۰R تحصیل غانیوال ڈاک خانہ جہانیاں ضلع ملتان

جامعہ العزیزہ العزیزہ پیر ہارویہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والصلوة على نبينا

خزان رب وگلستان بآن جمال نماند | اسماعیل شوریہ رفت و حال نماسد  
نشان لاله این باغ از کہے پرشی | برو کہ انجہ تو دیدی بخیر خیال نماسد

اما بعد خاکپائے ابرار فقیر محمد پر خور و ارغشی نیراس و مولف رسالہ قول جلی  
و غیرہ ارباب بصیرت کی خدمت میں رسالہ جمال الیہ مؤلفہ حافظ عبد الخیر پیر پوروی کا ترجمہ  
کر کے پیش کرتا ہے۔ گرفت قبول افتد ہے عز و شرف۔

عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة مشہور ہے یعنی صلحا کا ذکر کرتے ہوئے رحمت نازل ہوتی  
ہے۔ علمائے لکھا ہے کہ حسب طرح بارش کے نازل ہونے سے زمین سرسبز اور کمیت بارکت  
ہو جاتی ہے۔ جسے اسائش عالم کہا جائے۔ تو بچا ہوگا۔ اس طرح صالحین کے ذکر پر وہ نعمتیں نازل  
ہوتی ہیں۔ جن سے قلوب الناس منور اور دماغ مخلوقات معطر ہو جاتے ہیں۔ جنہیں باعث آسائش  
عالم کہا جائے۔ تو ناموزون نہ ہوگا۔ کیونکہ انہی کی وجہ سے خالص و عام راعی و رعایا۔ آئمہ  
امت اور سائر برائے اوقات دیلایا دور ہوتی ہیں۔ و کوکادفع اللہ الناس بعضهم ببعض

العسدرات اہل غیث و لكن الله ذو فضل على العالمين یہ بھی مخفی ہے کہ جملہ عند ذکر الصالحین  
تنزل الرحمة کسی نے خبری نے اثر لکھا ہے ابن جوزی۔ عراقی۔ مجد شیرازی۔ عسقلانی۔ سخاوی  
و غیرہم تو اسے مقولہ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں اور بعض نے اسے امام عبد اللہ بن مبارک کافر مؤدب  
ابن۔ امام غزالی نے اسے خبر کیا ہے۔ اعلیٰ ظفر۔ ابن عزلی نے اسے اثر کر کے  
لکھا ہے صاحب قول مستحسن نے ویلی سے بابت عبارت نقل کر کے عن معاذ رفد ذکر الانبیاء  
من العبادۃ و ذکر الصالحین کذا الحدیث لکھا ہے۔ و من ہینا یظہر ان لہ اصل گراس  
لہ بعض تکلم بنی اللہ اعلم۔ ۵۰ اکمال قوت ۳۰ سال جمال۔ و مباد کہ نقصان پیردین دو کمال



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عمر بن الخطاب

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اسکے

جو بڑا ہمسایہ نہایت رحم والا ہے۔

ترجمہ بزبان اردو کتاب انوار حمالیہ

اصل کتاب انوار جمالیہ

ترجمہ فارسی انوار حالمیہ

تیرو ہی لئے عہد ثابت کیا۔ انت میں ہو یا بلا میں۔

لك الحمد في الغيبة و

خاص برائے نشت اے بارندیا

ادبیرے ہی لئے شکر ہے سختی نکل میز ہوا

البلاء ولك الشكر في الله

ہمہ پاس سنائیں دہرہ حالیم الفام

فراخی میں اور تیری طرف سے جنت ماکرہ

والرخاء ومنك الصلوة على

وچہ ایمان و برائت شکر و کمال احوال

فراخی میں اور تیری ہی طرف سے رحمت و کبریا

حيبك سيد الانبياء

چشمی و چه فراخی و در و سلام نازان

ہو۔ نیزے حبیب پر جو تمام ملبیوں کا سرکار ہے

للحجباء واصلوا الصلوة

بر دست تو که سر زخمیست و آل او

اور اسکی آل پر جو برگزیدہ ہیں۔ اور اس کے

اما بعد فمن

کہ نجیب و حمید اندام صفا آئے کہ منی

اصحابوں پر جو پسندیدہ ہیں

الخصال الرضية والشه

برگزیده از امام احمد محمد القلوه راجع

اما بعد یہ خصال پسندیدہ اور شمایکل حمید و

## السنة الأولى

مَنْزُورٌ خَلَقَ بَيْنَهُ سِيرَتُهُ عَلَيْهِ

ہیں۔ چاہے محبوب و رہنما اور ہدایت کرنے

مرشد ناوہا دینا

مستراح را که در میان کوه و دشت

١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠	٢١	٢٢	٢٣	٢٤	٢٥	٢٦	٢٧	٢٨	٢٩	٣٠	٣١	٣٢	٣٣	٣٤	٣٥	٣٦	٣٧	٣٨	٣٩	٤٠	٤١	٤٢	٤٣	٤٤	٤٥	٤٦	٤٧	٤٨	٤٩	٥٠	٥١	٥٢	٥٣	٥٤	٥٥	٥٦	٥٧	٥٨	٥٩	٦٠	٦١	٦٢	٦٣	٦٤	٦٥	٦٦	٦٧	٦٨	٦٩	٧٠	٧١	٧٢	٧٣	٧٤	٧٥	٧٦	٧٧	٧٨	٧٩	٨٠	٨١	٨٢	٨٣	٨٤	٨٥	٨٦	٨٧	٨٨	٨٩	٩٠	٩١	٩٢	٩٣	٩٤	٩٥	٩٦	٩٧	٩٨	٩٩	١٠٠
----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

[illegible][illegible][illegible]











## حافظ ممدوح کی شکل و شباهت

ایست بیان طبع مبارک آنحضرت  
ذکر حلیۃ رضی اللہ تعالیٰ

حضرت ممدوح قدس اللہ سرہ خوش رو و چمکیلے  
بود حضرت ایشان خود و در زمانہ مذکور

موزون قد معتدل نازک اندام تھے۔ آپکا  
شکل گھٹنچ میانہ کم گوشت بینی نازک

چہرہ کسیدر و از تجلہ آپکے دانت گویا ان  
اندام بود و دوسرے مبارک آنحضرت قدس

چھدرے موتیوں کی لڑی تھی۔ ناک عجیب  
ابر و کم نمو۔ باریک لب۔ ریش مبارک نہایت

موزون تھی۔ آپکی ناک و پیشانی بوجہ کثرت  
سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم

کی پشت باطل تسطیح تھی بہ  
سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

حافظ ممدوح کی رفتار کا آداب بیان  
سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

سجود کسیدر و رشت تھی۔ آپ کے قدم  
کی پشت باطل تسطیح تھی بہ

ایست بیان طبع مبارک آنحضرت  
ذکر حلیۃ رضی اللہ تعالیٰ



جو آپ کو ہدیہ ملا تھا۔ لوگ نہیں شناخت کر سکتے تھے کہ کس دخت کا ہے +

حافظ ممدوح کی نشست کے آداب کا بیان

آپ کی اکثر نشست مانند شہد تھی یا باین طور کہ ایک انوکھڑا ہو۔ اور گاہ گاہ مرتع بیٹھتے۔ جب اخیر عمر میں بڑا پالا حق ہوا۔ تو اکثر غیہ لگا کر بیٹھتے +

حافظ ممدوح رضی اللہ عنہ کے علم کا بیان

نہایت ہی دقیق اور شکل سائل میں از روئے فکر آپ احسن الناس تھے۔ جب بہن کوئی شکل سے مشکل مسئلہ پیش ہوتا۔ گو وہ کسی علم کا ہو۔ ہم آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آپ اس کے حل اشکال میں ایسی واضح اور اچھی تفسیر فرماتے کہ خبر سے زیادہ بہتر نامکمل نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ پس یہ سب علم کے وقت یعنی طالبی میں۔ علم و ذکاوت میں تمام طلباء سے افضل سمجھے جاتے۔ اور اک علوم میں وہ ملکہ حاصل کیا تھا۔ کہ ہم ہر مدرس میں ستنے خیال کئے جاتے مناظر و مباحثہ کا یہ حال تھا کہ جو معارفین آتا۔ آخر خاموشی نہایت حاصل کرتا کتاب

کہ بختہ دیدہ آمد بودنی شناخت کسی اہدیت الیہ لا یدرہا

کہ ام دخت استین عمالین است من ای شجرۃ ہی ادا ب

بیان نشست کی نشست اکثر نشستن جملہ سہ کان اکثر جلوسہ

حضور بر خولمانیدن ہر روز انو بود کہ حضور علی صورتہ الشہد اور شہب

تعد شہد یا بلیت کردن یک انو و احد الرکتین وقد مجلس

این گاہ بود کہ می نشست بچار ہلور و بعا و کان مجلس و الا اکثر

در آخر عمر اکثر نشست حضور بکریہ متکئاً لما لحدہ شیء من الضبط

بود برب طوق صنف پیری نیست فی اخر العمر عاثر کان

بیان علم حضور بود آنحضرت بنکوا من احسن الناس فی السائل

مردمان در سائل دقیقہ ہذا چونکہ الدقیقہ و اذا الشکل علیہا

شکل نمیشد بر اینچ سئل از ہر علم مسئلہ من ای علم کانت

کہ میبود رجوع بان قبلہ میکردیم رجعا بھا الیہ فبقول فینا

و دان پس حل و بیان میفرمود با احسن ما یکن ان یقر و کان

حسن توجیہات مکنتہم بود ذات وقت تحصیل العلوم من

آنحضرت در وقت طالبی نیز از گزشتہ اصل الطلبة علماء ذکاء

طلبان چہ در علم چہ در ذکاوت و ملکہ فی العلوم حتی

علوم تا کہ از بیان طالبان ستنے بود کان یستثنیٰ و المدار

در مدرسہ ما و بیچ پس آنحضرت و لریعار جہدہ احد ہا

مقابلہ مسیح سندے کرد۔ مگر واقعہ المناظرہ

مغلوب میشد و تحصیل حضورہ و قد حصل العلم







کی قسم ہے کہ آپ علم کے لئے تھے۔ اوروں نے الفاظ سے فتا قسم کے علوم اور مسائل استنباط کرتے۔

تعلیم آپ کی از روئے تفصیل و وضاحت تمثیل ایسی احسن تھی کہ کند ذہن طالب علم کو دقائق علوم اس طرح سمجھاتے کہ ذکی طالب کو اس طرح آپ کا غیر نہ سمجھا سکتا۔

حافظ محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے پیروں کا بیان

آپ یہاں تک قلیل غذا تھے کہ دوسرے مناسب طور پر کھانے والے کی چارم حصہ غذا تک کھاتے چونکہ آپ کھانے میں سب سے پہلے شروع کرتے اور ہر ایک کے بعد ختم کرتے۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے کہ آپ بسیار خوار ہیں۔ (یعنی کھانا کم

کھاتے وقت بہت لگاتے) بعض اوقات کھانا اپنے لئے جدا کر لیتے۔ کہ کہیں بوجہ خلط ملط و

کثرت خوردگان زیادہ نہ کھالیا جائے آپ لقمہ چوٹا لیتے۔ لیکن چباتے بہت۔ فرمایا کرتے

کہ احسن امر یہ ہے کہ انسان اپنا کھانا جدا کر لیا کرے۔ کیونکہ نفس اپنا چوسے کہ جماعت سے چرا

لیتا ہے۔ کہانی کے وقت حکایات عجیبہ اور دعائیں

بقاد ہندو مت کہ بودا حضرت دریا

جوش در رہستہ از دستخراج منیر

از اونی تھے تسماء غنہا رکعت و

حضرت پس شکو میگرد تعلیم و تدبیر

تفصیل و توضیح و مثال و ہامید تاکہ

می فہمید از در نہ ناقص العقل انباریک

منا میں چند کہ نمی فہمید ذکی از دیگر

انست بیان آداب و نوشت آنحضرت

بودا حضرت بسیار کہ تا بحدیکہ خور

بقدر چاہے نہ خور از تا بسیار خوا

بلکہ میانہ خور و با جودا کنش بسیار

میداشت چو کہ از بختہ رفیقان اہل سیر

دست الطعام و اخیر می براوردان

و با اوقات جدا میکردند زہرا

را تا کہ سبب نفات زیادہ نہ خور

نشود و بودہ اندک بگردان

و بسیار کہ و خاندین را دیکھت خوب

فان النفس اتقیر من یقیر

چہ نفس را رہ و زودا کہ از عیاشیم میدزد

و با خدا عندا کل فی حکایات را بہار عجیبہ

لمن یجرا خذلا یستنبط امر

لفظ اضافی من العلوم للعا

و کان یحس النظم تفصیلا

ایضاحا و تمثیلا حتی یفہم

البیاد من ذائق العلوم

یفہم الذکی من غیر ادب

اکلہ و شہ کان قلیل

جدا حق کان یا کل رابع

مایا کما چہ معتدل

و مع ذلک کنا تراہ کثیرا

لما انہ کان اہل من یضع

فی الطعام و اخر من یجہ

و دبعما افز لنفسہ خیر

بکثر من العمل بسبب کثرت

الاکلیل و کان یغفر اللقمہ

و یکثر مضغہا و کان یقول

ان یغفر خیرا و کل

فان النفس اتقیر من یقیر

و با خدا عندا کل فی

حکایات را بہار عجیبہ



غریب جو حکم نسلخ نسلخ پرستل ہوں  
ایک دن سر ماتے۔

ایک دن بحالت رونا مدعو ہوئے۔ آپ قبول

فرما کر چل دیئے۔ ہم بھی ساتھ ہو گئے۔ (صاحب

دعوت جس وقت کہا نا ایا تو اپنے یوں کیا۔ کہ

روٹیوں کو توڑ پھوڑ کر لقمے بنانا سالن (ناخوش

لگا کر رکھتے جاتے۔ دوسرے کو ٹھاکر کھاتے جاتے

اسی طرح دعوت ختم ہوئی۔ بجز اپنے چند ہمراہوں

کے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ آپ نے نہیں کہا نا آپکی

عادت تھی کہ جب کسی طوام کی طرف بلائے جاتے

تو سبیل فرماتے۔ گو بلا نیوالا دولت مند ہوتا یا

مفلس۔ فقیر کی دعوت کی طرف تو محبت اور

دل نش سے جلتے۔ حتی کہ آپ کے چہرہ پر شبت

کے آثار بھیجے جاتے۔ اور اغنیاء کی دعوتوں کی

خوف صرف سنت نبویہ کی مخالفت کیلئے تشریف

ہوتے۔ کبھی کسی طعام پر عیب نہ رکھتے۔ جو عیب

زیادہ بلکہ شمل برکتہا زخیر ہوں  
مستطاب علی الحكم والصلح

ویناوشدان جنوشتے رند ہوا  
والنصا لخروقا: نطلخا اذ یوم

وخواشد بسو علم پس مندر فیر  
عائما فتنی الخ طعام فندھب

ماہراہ کے پس اخل محدث مندر چلے  
وذهبنا معہ با دخل بدونی

ناما ملان و طعام چاچو جہی مندر  
الطعام فتنی یکسر اللقمہ بعینہا

لقد ابدنا نخوش می آلودہ شبت  
بالادام فتنی کھا فیر فہما احد

ادایچ کے ازال عوارا زلین پس  
ویکلہا فتنی کبیر لاخر فی غفل

دیر لقراد سکر و باوشل سابق  
بہما مثل ذلک حتی ما غفل

اختالعباد اشناکہ سچکس انہی  
بدم اکلمہ اصحاب الشیافہ و

و غیر معلوم نمیکردن و نخورین  
سائر کلام بعض من اصحاب

انحضرت را بعض اصحابا انحضرت  
ولذا ادعی الی طعام اجانغیا

ہمچون صنفہ خاند و ہر چہ کہ  
کان المدعی او فقیر او بدعت

مندیچ دعوت قبول میفرماد  
دعوت الفقراء عجبتہ و قلبہ

داعی دولت مند سیر و یا سنگدست لکر  
سرمایہ فی سحرہ الشیر

چندان فرق بود کہ دعوت فقرا بچند  
غنی الاغنیاء جبر الی الخ

دل و بان قبول کیہ چاہا کہ لزر کے  
عفی اللسنہ النبویہ و ما کان

ایک دن بحالت رونا مدعو ہوئے۔ آپ قبول فرما کر چل دیئے۔ ہم بھی ساتھ ہو گئے۔ (صاحب دعوت جس وقت کہا نا ایا تو اپنے یوں کیا۔ کہ روٹیوں کو توڑ پھوڑ کر لقمے بنانا سالن (ناخوش لگا کر رکھتے جاتے۔ دوسرے کو ٹھاکر کھاتے جاتے اسی طرح دعوت ختم ہوئی۔ بجز اپنے چند ہمراہوں کے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ آپ نے نہیں کہا نا آپکی عادت تھی کہ جب کسی طوام کی طرف بلائے جاتے تو سبیل فرماتے۔ گو بلا نیوالا دولت مند ہوتا یا مفلس۔ فقیر کی دعوت کی طرف تو محبت اور دل نش سے جلتے۔ حتی کہ آپ کے چہرہ پر شبت کے آثار بھیجے جاتے۔ اور اغنیاء کی دعوتوں کی خوف صرف سنت نبویہ کی مخالفت کیلئے تشریف ہوتے۔ کبھی کسی طعام پر عیب نہ رکھتے۔ جو عیب کرتا اسے ملا مت کرتے۔ ایک دن بکثرت و تو میں ہو میں۔ فقیران و دیشون کو انکی طرف بھیجا۔ اور خود دولت ایک فقیر کی دعوت پر گئے۔ میں بھی حضرت کے ساتھ تھا۔ صاحب دعوت

بجای



کھائے گا گوشت جو اچھا پکا ہوا بھی نہ تھا ہے  
پاس لایا۔ میں نے اسے بہت مکروہ سمجھا جب  
آپ نے میرے چہرہ پر کراہت معاینہ فرمائی۔ تو  
اوسکی تعریف کرنی شروع کی۔ اواسے خوش  
ہو کر بڑی لذت سے کھانے لگے۔ میں نے  
بھی مجبوراً کھایا۔ جب کھانیسے فارغ ہوئے۔ تو  
دونوں ہاتھ دھوئے اور اونہیں بچہ مال سے غسل  
کیا۔ اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھی۔ اے  
اللہ اس طعام کے مالک اور کھانے والے اور  
جس نے اس میں سخی کیا بخش دے۔ اے خدا  
تو ہمارے لئے برکت کر اپنے فضل و کرم سے۔  
یا اکرم الاکرمین۔ آپ کی عادت تھی کہ پہلے  
تمام جامعین پر طعام تقسیم کرتے۔ جب تقسیم  
فارغ ہوتے تو استفسار فرماتے۔ کہ کوئی ایسا آدمی  
تو نہیں رہا۔ کہ اسے کھانا نہ ملا ہو۔ جب تمام حاضرین  
کو کھانا مل جاتا۔ تو آپ کھانے پر ہاتھ بٹاتے اور فرماتے  
کہاؤ۔ بعض شریفوں کیساتھ دعوتین ایک نئی لڑائی  
کہاتے اور انکو ہاتھ پہلے دھواتے۔ اور چھپے اپنے  
اگر کھانیوالوں میں کوئی لڑکا ہوتا تو اسکے ہاتھ  
پہلے دھواتے۔ جب گوشت تناول کرتے تو اسکے

میں گوشت کا ذکر نہ کیا۔ بلکہ ہم نے یہ فرمایا  
کہ وہ بہت اچھا ہے۔ ہر گاہ کہ دیدہ ہو  
کہا کہ سن کر اسے رازِ طبع کا رستہ کہ  
ستودان طعام را خورد و چنانہ نمود کہ  
لذت میگیرد از دو خوش مشو و با پس خود  
نیز همچنان خواہ خواہ پس از فراغت  
بر دست مبارک خود را از بر آویزد  
و بنزدت الید انہار بر مال و عاشرت  
بر دست مبارک خود را دگت اے  
خدا یا بخش صاحب طعام را و نیز خود کا  
آزاد نیز خیر چہ کنندگان و سخی نمایندگان  
در ان خدا یا برکت کن برائے اور ان بفضل خود  
و کرم خود ای کریم توین کرم کنندگان  
و بود از عادت شریفہ حضور کہ مقدم میکرد  
تقسیم طعام میا رفتا بر خوش بلکہ بہت  
تقسیم میفرمود کہ آیا کسی بہت کر سید  
باشد اور اطعمہ پس چونکہ نام ایشان کسی  
در ازین سرور اکل دست مبارک خود را  
دہم نیز از او شریفہ از عادت شریفہ  
بود کہ از ان با خود ہم بر بد خویشی و

الینا لم یقبل بحسن طبعہ فکشفہ  
فلما رآہ عافی جہی من  
الاستکراہ منج الطعمہ و کلمہ  
فستلذ بہ سررا فاکلت  
اجبوا و اذا فرغ من اکل اللذی  
غسل یدیدہ و مسح ابالہ  
ورفع یدیدہ و قال اللہم اغفر  
لہما الطعام و لا تکرہ لہما الذل  
و لم یسعی فیہ اللہم لک  
بفضلک و کرمک یا یسرم  
الاکرمین و کان یقام شرف  
الطعام بین اصحابہ اکابرہ  
فاذا فرغ سأل حل من  
حل لم یسیر الطعمہ فاذا  
اعا بہ الطعمہ یسیر و ید  
الاکمل قال کلوا لیکان  
فی الدعاء بعد من اکل الشرف علی  
الذی و احسن و یدہ و لایسیر  
لایسیر علی غلہ و انک  
الاکملین فضلہ و یدہ















به سبب داشت کفش مبارک به تن زدن  
 بکنند و اگر خود حساب کنند که چقدر  
 به سبب داشت کفش مبارک به تن زدن  
 بکنند و اگر خود حساب کنند که چقدر

فعلوا الامور التي ذكرناها في المستوفى  
فمنها ما هو اختصار في خطبه فيفهمون  
على اليلة الى ذعر فسبق

که سنون است بیان بهادر کی بخت شایان القوم انقلب السيف  
است بودند خوار از بهادر ترین <sup>ان</sup> احد حصی الکفر لعنه الله ببلد  
چنانچه یک شب خوانده شد نه سبک و انا الامان عملنا غیل القبل  
مفسده پس شمشیر گرفته پیش رفت و این بمحاصر البلد الاولی ان  
بوقت گرفت با وجود ضعف بدنی و کمر متحرج الی بلد اخر و کذا  
جوانان قوم را بسوی یک محامرو را <sup>فدال</sup> التذیر عامه قد فرض  
کرده بودند که از سلطان شریف بلاد <sup>الجهاد</sup> فرض بین قلوبهم  
انان بر کران بودند بر خدا لعنش که و لنا عاقبتان محمودین  
و الا لان است و با وجودیکه پیش از <sup>الغراء</sup> و التشیاد و الختم  
محامد پس مردان بخدمت عرض <sup>البرج</sup> من الحمن ذات  
کرده بودند که خواب اینست که عورت لیلۃ بنشب الکف  
کفی بسو شهر بودی و دیگرند بر محامد <sup>فاخذ</sup> حمو العزم الله  
پس فرمود که این شور شرع است <sup>لنعالی</sup> لان خول  
پس بکس نیست و در تخمین موقوف <sup>الحصن</sup> و اشتد  
لغار فرض میں میشود و بر کس دیگر <sup>المخوف</sup>

مادران حرام است بکسرند و کسر از بهر مانا چرا که مادر اعدا قبیله یا مختص فرزاد نصیب شود اگر غالب شدیم باین شهادت و بر تفرقه است و همچنین یک شیء بسبب نزدیکی کفار یک شیء از آن افتاد پس اگر بر یک شیء از آن افتاد منتهی



نہایت ہی درجہ کو پہنچا رہی تھی کہ جو لوگ اس سے انکار  
ہو نہ کیا دعوائے کرتے تھے۔ وہ بھی کاپٹنے لگے  
لیکن حضرت حافظ صاحب مکی قسح دور کرتا م  
لوگوں سے پہلے وہاں جا پہنچے۔ آپ کا بقیہ الجوا  
اور کہاں تھی آپ تیر اندازی کے یہاں تک ماہر  
تھے کہ لوگوں کو سکھاتے۔ آپ ہر ایک اسلحہ کی  
فنیات کے عالم تھے۔ گو وہ ہتیار کیوں نہ ہو آپ  
ان خوفناک اور مہلک ایام میں بلا کھٹکے آمد رفت  
رکھتے اور بوجہ اعتماد خدائے کریم خوفناک نہوتے

حضرت ممدوحؑ کے حسن خلق کا بیان

حضرت مہد فوج حسن خلقی میں بہترین مرویان تھے  
 لڑکوں بالوں پر نہایت شفقت۔ جب کوئی لڑکا  
 خدمت لایا جاتا۔ تو اس کے لئے وہ چیز حاضر  
 کرتے۔ جو اسے خوش کن اور پسندیدہ ہو۔ اور اس  
 ایسی کلام کرتے جو اس کے دل کو خوش اور الفت  
 میں لاتی۔ اور کوئی بڑی چیز اسے کھلاتے۔ جب  
 کسی شخص کی کسی عادت کو بکروہ سمجھتے تو زبان سے  
 نہ دہشکارتے۔ بلکہ چہرے کی کراہت کو اڑ جاتے  
 اور اسے منہ سے منع کرنا ہوتا تو ترغیب یا تنبیہ کرتے۔  
 طرح سمجھاتے کہ وہ خود ہی سمجھ جاتا۔

تا که ازید طبایع را بیجا بپایان آید و اما حتی ترزل  
 هرگاه شیشه قدس سر این اسمی هر کس بداند و ششم  
 کرد و پیش دست می کرد و در آن را فلما سمع قدس سر این اسمی  
 بسوی بانی فاذان تا که زیادت و سبق الناس الی الموضع  
 غیر از و سلام آن حضرت بود شریف المیزان و لم یدر که غیر  
 دکان و آید آن حضرت خوب تر از آن و صلاح هر کس السیف القوی  
 تا دیگر از اسم می آید و در عالم و کان لجید فی الری حتی  
 بغضایت سلاجهای که اسم صلاح که یوم یعلم الناس و کان عالم الغیبه  
 و بعد از این میگرد و خود بخود میرفت الملاح ای صلاح کان و  
 درین روز و مراضه خوت و مقام کان یقیم فی شش کایام الخ  
 هلاکت را در خوت نیکو آن جوان و والمها لک و لا یخاف لقه  
 از هیچ کس از شما و تمام آنجا که است بالله الکرم حسنه خلقه  
 بیان حسن سیرت آن حضرت کان من احسن الناس خلقا  
 بود آن حضرت از نیکو ترین مردان و اشفتهم بالولدان و  
 سیرت و شفیق ترین ایشان بود الاطفال فاذا اجی الیه  
 یعنی که در کان چنانکه وقتی که آید و بعضی احضره بالعجب  
 میشد بخدمت آن حضرت هیچ کس که بر او سیر و کلام بهما یطیب قلبه  
 و هر غیر پیش میبرد با و میباید و یولفه و اطعمه شیئا  
 گفته و کلام میکرد با و و بیکدش خوش حلوا را اذ اکون من اجل  
 میشد و در وقت پیرانی در میخورد شیئا المشره بلسانه بل  
 او را شیرینی و از آنکه بگوید و تفرغ الکرامه فی وجهه ان  
 که رتبه از هیچ کس که شریف میدید بکن بدن منعه عینم  
 زبان من نیکو دارد و اگر از آن در دنیا و تمشید  
 بسیار که دید میشد که مانع از آن حتی یفطن له الرجل











اشتغال علی حسب الاحوال فرماتے۔ مبتدی کو ابتدا  
میں تو اکثر یہی فرماتے کہ درود شریف پورا لا الہ الا اللہ  
کہا کرے۔ اور سونیکے وقت اللہ اللہ کی تکرار کرتا  
ہے۔ یہاں تک کہ سو جائے۔

## آپ کی کلام کے آداب کا بیان

آپ شیریں گفتار تھے۔ آپ مختصر اور ایسی  
نافع کلام کرتے جو حکمت اور معرفت کے چشموں  
پر مشعل ہوتی۔ آپ مخاطب کے مزاج و مذاق کے  
موافق کلام فرماتے۔ اگر مخاطب عالم ہو یا تو علمی  
سائل میں شروع ہوتے۔ اگر کسان (زراعت کار)  
ہوتا۔ تو زراعت کی حکایات کہنا شروع فرماتے  
یہ سب کچھ مخاطب کی تائیس و تالیف قلب کے  
لئے ہوتا۔ اور گاہ گاہ حاضرین کے دلوں کو خوش  
کرنیکے لئے ظرافتیں اور خوش طبعی کی باتیں کرتے  
لیکن خوش طبعی میں بھی حق کوٹ کوٹ کر بھرتیا  
آپ کے بعض کلمات دلیلیات باہن طور تھے۔ پر  
خارق عادت یہ کہ تو اپنے نفس کی عادات کو  
مثلاً سیری، فضول کلامی، عبادات میں سستی وغیرہ  
ساتھ قلت خوراک، اذخاموشی اور ریاضت کے  
تورے اگر اللہ تعالیٰ تیرے لئے خرق عادت

وزیر مہر و شغل فکر و فکر مناسب حال  
اور اکثر در لڑائش اور اذخاموشی  
شریف میکرد بر سر کرم صلی اللہ علیہ وسلم  
و اگر سلم فذکر لا الہ الا اللہ و بار بار  
گفتن اللہ اللہ و خواب تاکہ بیدار  
آداب بیان آداب کلام شریف  
آنحضرت است و آداب بسیار است  
اما چیزی ذکر میشود و بد آنحضرت میں  
خوب گوید کچھ خیر کلام اقل و دل کلام  
آنحضرت مختصر و نفع مند بود مثال  
بر چشمہ علم حکم و معرفت حق سبحا  
و حکم کلمہ الناس علی قدر عقولہم کلام  
آنحضرت بہر کس بر انداز عقل آں غالب  
بود چنانچہ اگر آن مخاطب مثلاً عالم شرع  
میں بود معرفت و شروع شد در بار  
علوم دینیہ و اگر میوزاد و متانین میگفت  
و در سخنان مناسب از مدی مشتمل بر علوم  
فصل از بر آں انس و لغت بود آنحضرت  
کہ گاہی مزاج خود شعبی میکرد و لغوی بلکہ  
سنت نبوی کا مدی بہت دل ماضی خوش  
میں بود و آں است چنانچہ فرمود  
شیعہ و مجہدین و کربے آہنا زبان  
مردمان و آں است چنانچہ فرمود  
آنحضرت نا۔ قنادات این است و قناد  
و مذہب ماضی و آں خود کہے



ظاہر کرے۔ تو وہ دو قسم رہی ہوگی۔ یا تو بخرق  
عادت تیری مہکاتا کھیلے ہوگی۔ اور یہ خرق مذہب  
ہے۔ لوگ اس سے دو کھکھاتے ہیں اور اسے کراہت  
شمار کرتے ہیں۔ حالانکہ اس قسم کی خرق عادت  
جفاکش کفاروں کو بھی حاصل ہو جاتی ہے لیکن  
قسم خرق عادت مکافات کے طور پر نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ  
مدارج فقر اور معرفت کی ترقی کیلئے ہوتی ہے جس سے  
تیرے اکرام و شرف کا اظہار ہوگا۔ صرف یہی قسم  
محمود ہے۔ کراہات اولیا اسی قسم کی ہوتی ہیں  
ایسی کراہات کا عدم ظہور نہایت بہتر ہے۔ کیونکہ اگر  
میں مکافات کا وہم ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ  
یہ الفاظ علوم کے اُن اسرار سے ہیں جو حقد  
چشم کی سیما ہی سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔  
ناحفظہ حضرت محمد صرح رضی اللہ عنہ فرماتے  
کہ طیب کا ایمان ضعیف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ میر  
کی شفا اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور  
اس سے مغتر ہوتا ہے۔ اگر اس ہم سے سلامت  
ہے۔ تو پھر شکر ہوتا ہے۔ فرماتے بہت اچھا  
مذاق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طیب کوئی امر وجود  
میں ظہور پذیر ہو۔

الذین لو لم یسألوا ما یستمانون شایب باشد. فرموده یکتو با استغفار شغل نماید صدق است در این است که هر چه از غلامان و اسیران

پس این دور و دوری کی آنکه ظهور نمود  
 فذلک علی وجهین اما  
 عادت از قبوله میاید و تو باشد که نیست  
 ان یکون مکافاة الخیرات  
 کشیدی و این خبر مهم است نشان اعزاز  
 عادتک و هذا مذمم  
 و اگر امت عاقبت نیکو دارد و ملائکه را  
 والناس قد اختلفوا  
 بان فریب میخورند که امت بخشنده  
 بذلک و بعد و نه کرامه  
 و صاحب ذاولی بزرگ خواهد شد و هو یحصل الکفار  
 و صاحب ذاولی بزرگ خواهد شد  
 و هو یحصل الکفار  
 حال که این قسم حاصل میشود هر چه بدست  
 المراد منین یض و اما لا یکنی  
 کش را اگر او فریاد یا مومن فاسق  
 مکافاة له بل یرفعک  
 یا مائی یا امت کش دیگر اگر نباشد بدله  
 بخیرتک سعادته در حجه  
 یا امت کشی بکرفع و بلند کند حق سبحانه  
 من مدله جعفر قند و فقر  
 را بسبب کشی تو بخلاف عادت آن بر  
 و یکون الخیرات عادت الذل  
 ولایت رساند معرفت و فقری محمود  
 یبعث ذلک اگر اما و اظهر  
 صد خلاف عادت که ایسی الهوار شد  
 الشرفک و هذا محمود  
 تلج ان نعمت ولایت بر آن عزیزان ظاهر  
 و منه کرامات اولیا  
 شرافت تو در مخلوق این قسم بخت است  
 و علم ظهوره حسن  
 و ازین قسم است معجزات انبیا کرام که  
 جداگان فيه توهم الکافه  
 اولیا عظاما کن ظهورن بکمالها آن  
 قلت هذا من اسرار  
 حضرات انبیا کرام علیهم القل و السلام  
 العلوم التي تکتب بسوا  
 حسن حضرت مولود میفرماید میگویم که  
 الاجتاق فاختطه قال کل  
 این کلام حضرت ذار و حراز سرور حکما  
 طبیب عظیم الایمانه بنیاب  
 ملها که میباید نوشتن آنرا بسیار بیاری  
 شفا المریر الی نفسه یفتی  
 بل بسیار چشمه پس باید که یاد کنی آنرا  
 بذلک و ان حلیم من علم الوهم  
 و زیور حضرت که بر طبیب ضعیف الایمان  
 فشا قال احسن الشفا  
 چه غیر میشود نسبت تفاسیر دوران  
 والصد و هو انما الظاهر  
 و انما الظاهر



گودا امر تجہ سے وجود میں آیا ہو یا تیری غیر سے

کہ یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ظاہر ہو اسے اور ہی

اسکا قائل ہے۔ اور اسکا ظہور غیر سے نہیں صرف

وہم ہی وہم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا مثل مانند خدا

تو اور سیرا فعل مانند خدا ہے۔ پھر یہ شعر فرمایا ہے

ہم عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے داز + یعنی

تمام عالم اوسکے غم کی صدا ہے۔ ایسی طول مول صد

کس نے سنی ہوگی۔ فرماتے ہر ایک شخص اپنے پروردگار

کو ایک شخص میں دیکھے گا جیسا کہ حدیث صحیح مرفوع

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے لئے صورت منکر میں تجلی

فرمایا گیا۔ وہ کہیں گے لغو زبانند کہ تو ہمارا رب ہو۔ پھر انکے

لئے حسنہ صورت میں تجلی ہوگا۔ پھر کہیں گے کہ تو ہمارا

رب اور سچا ہر رنگے اسکے لئے پھر فرمایا۔ کہ پس جب

یہ حدیث۔ ایمان المشائخ شیخ نظام الدین احمد

بدائی قدس سرہ نے سنی۔ تو کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے

التماس کروں گا کہ میرے لئے میری شیخ فرید الدین

مسعودی جو دہنی کی صورت میں تجلی ہو۔ اگر ایسا نہ ہو

تو میں اُسے نہیں دیکھوں گا

تو اب حضرت مکتوب نے کہ حدیث صحیح مرفوع میں آیا ہے

از تو یا از غیر تو بدانی کہ تحقیق این امر

ظہور کان از حق سبحانہ است بحقیقت و

ارست عمل شانہ کنندہ آن امر و نیست

آن امر از غیر او سبحانہ مگر امر مہموم

خیالی پس بدان کہ فعل حق سبحانہ چون

آواز است و تو تو نفس تو مانند عکس

آواز است پس فرمود برائے تصدیق

باقال شہین بیت عباسی کہ غرض اش

ایست کہ تلمہ جہانیاں و انفا الیسا

عکس آواز حق است پس دوازہ مثل

آں کے دید و نہ پہچنے شد و فرمود

انحضرت تحقیق خواہ دید پر کس پر

خود را بر رز قیامت و صورت معین

چنانچہ مروی است در حدیث صحیح مرفوع

تحقیق حق سبحانہ جلود خواہ کرد و فرمود

نازیبا پس خواہند گفت پناہ بخدا کہ

صاحب این صورتہ پروردگار را پس انان

دیگر بار جلود ظہور خواہد فرمود و فرمود

زیبا پس خواہند گفت کہ ان تو پروردگار

مائی و بخدا خواہند کرد و رانندہ فرمود

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بدائی

قدس سرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

منك ادر من غيرك تعلم انه

امطر من الله تعالى الخلق

وهو ناعلم وليس ظرورا

من غير الا امر امر و فاعلم

كالنداء وانت و فاعلم

كالصدا و ثم قال

عالم صدائے غمہ اوست

کہ شنیدارین جنین صدائے دراز

قال رضی اللہ سبحانہ عنہ

یہی کل احد و یوم القیامۃ

فی شخص کا ورد فی الحدیث

الصدیق المرفوع ان اللہ یجلی

لجہ فی صورۃ منک و یقولون

لغویا اللہ من ان تكون معنا

فتجلی لہم فی صورۃ حسنہ

فیقولون انت ربنا و یجحدون

لہ قال فلما سمع ذلک

سلطان المشائخ الشیخ

نظام الدین احمد بد



مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی

مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی  
مجلس علمی دارالافتاء دہلی

کہ احسان یہ ہے کہ توفیق تعالیٰ کی بھارت پائیں خاص و  
نورایت کرے کہ گویا توفیق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر  
یہ مرتبہ حاصل نہ ہو سکے کہ تو اسے دیکھتے تو یہ اعتقاد تو ہو  
کہ وہ تجھے دیکھتا ہے محققین نے اس حدیث شریف  
کے اخیر فقرہ یوں تفسیر کی ہے کہ حضور فدا جان ای  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ تراہ جزا ہے حضور کے  
فرمودہ فان لم تکن کی اور کان تارہ ہے معنی یہ ہے  
کہ اگر توفیہ ہو گیا تو تواسے دیکھ گیا لیکن اس میں یہ  
اشکال ہو گا کہ اگر معنی محققین کا کیا جائے تو قیاس  
یہ پاتا ہے کہ بجائے تراہ تراہ بحد الف ہو گیا  
مقام جزم ہے حافظ ممدوح فرماتے ہیں کہ اسکے جواب  
میں تفصیل جو اپنے مقام میں مذکور ہے فارجع الیہ حافظ  
ممدوح فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا شیخ محبت النبی  
مولوی فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے  
عالم نہیں بلکہ علم تھے اور اسکی تعلیم و تدریس کے شد  
محبت تھے صحیح بخاری کا دس دیا کرتے تھے لیکن ہائیکہ  
کہ مقام دس پر کتاب چہرے اور لوہان وغیرہ کا بخور  
کرتے (دکھاتے) پھر ایک حدیث یا دو حدیثیں پڑھا کرتے  
الفاظ و معانی کی حقیقتیں اور ان سے مستنبط مذہب  
بیان فرما کر فرماتے یہ دس ظہر کی ناز کے بعد عصر

اوس احسان ایست کہ ملت کی ہے الاحسان ان تعبد اللہ کا  
نورایت کرے کہ گویا توفیق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر  
یہ مرتبہ حاصل نہ ہو سکے کہ تو اسے دیکھتے تو یہ اعتقاد تو ہو  
کہ وہ تجھے دیکھتا ہے محققین نے اس حدیث شریف  
کے اخیر فقرہ یوں تفسیر کی ہے کہ حضور فدا جان ای  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ تراہ جزا ہے حضور کے  
فرمودہ فان لم تکن کی اور کان تارہ ہے معنی یہ ہے  
کہ اگر توفیہ ہو گیا تو تواسے دیکھ گیا لیکن اس میں یہ  
اشکال ہو گا کہ اگر معنی محققین کا کیا جائے تو قیاس  
یہ پاتا ہے کہ بجائے تراہ تراہ بحد الف ہو گیا  
مقام جزم ہے حافظ ممدوح فرماتے ہیں کہ اسکے جواب  
میں تفصیل جو اپنے مقام میں مذکور ہے فارجع الیہ حافظ  
ممدوح فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا شیخ محبت النبی  
مولوی فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے  
عالم نہیں بلکہ علم تھے اور اسکی تعلیم و تدریس کے شد  
محبت تھے صحیح بخاری کا دس دیا کرتے تھے لیکن ہائیکہ  
کہ مقام دس پر کتاب چہرے اور لوہان وغیرہ کا بخور  
کرتے (دکھاتے) پھر ایک حدیث یا دو حدیثیں پڑھا کرتے  
الفاظ و معانی کی حقیقتیں اور ان سے مستنبط مذہب  
بیان فرما کر فرماتے یہ دس ظہر کی ناز کے بعد عصر

نورایت کرے کہ گویا توفیق تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اگر  
یہ مرتبہ حاصل نہ ہو سکے کہ تو اسے دیکھتے تو یہ اعتقاد تو ہو  
کہ وہ تجھے دیکھتا ہے محققین نے اس حدیث شریف  
کے اخیر فقرہ یوں تفسیر کی ہے کہ حضور فدا جان ای  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ تراہ جزا ہے حضور کے  
فرمودہ فان لم تکن کی اور کان تارہ ہے معنی یہ ہے  
کہ اگر توفیہ ہو گیا تو تواسے دیکھ گیا لیکن اس میں یہ  
اشکال ہو گا کہ اگر معنی محققین کا کیا جائے تو قیاس  
یہ پاتا ہے کہ بجائے تراہ تراہ بحد الف ہو گیا  
مقام جزم ہے حافظ ممدوح فرماتے ہیں کہ اسکے جواب  
میں تفصیل جو اپنے مقام میں مذکور ہے فارجع الیہ حافظ  
ممدوح فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا شیخ محبت النبی  
مولوی فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے  
عالم نہیں بلکہ علم تھے اور اسکی تعلیم و تدریس کے شد  
محبت تھے صحیح بخاری کا دس دیا کرتے تھے لیکن ہائیکہ  
کہ مقام دس پر کتاب چہرے اور لوہان وغیرہ کا بخور  
کرتے (دکھاتے) پھر ایک حدیث یا دو حدیثیں پڑھا کرتے  
الفاظ و معانی کی حقیقتیں اور ان سے مستنبط مذہب  
بیان فرما کر فرماتے یہ دس ظہر کی ناز کے بعد عصر



کی وقت کے داخل ہونے تک رہنا۔ نماز عصر  
سے فراغت حاصل کر کے غنوی درس شروع  
فرماتے مغرب کی اذان تک بعض مشائخ سے  
ماقلا فرماتے کہ درویشی چیست درویشی  
کیا ہے۔ منی چپا کر اسپر پانی چہرہ نہ پاؤں  
کو اس سے دیکھ نہ پیٹ کو اس سے بچ۔  
فرماتے۔ اکثر اہل بہشت کم عقل ہونگے فرماتے  
کم عقل سے مراد دیوانگان نہیں ہیں جیسے  
لوگوں کا گمان ہے۔ بلکہ وہ لوگ مرلومین  
جو دنیا سے غافل ہیں۔ اور ماسوا اللہ  
سے جاہل ہیں۔ حافظ ممدوح نے فرمایا  
کہ مرض سوء القینہ اور کسالت اور تکان کے  
لئے ناخ تر دوا یہ ہے کہ تو زنجبیل (شوگر)  
کو پیکر روٹی میں پکائے (بہونے) پھر اسکو  
لٹکا لٹکا اسکے ہموزن شکر ملا کر کھائے فرماتے  
ہم نے سنا ہے ہر زرد پیکر آٹکھ بطور  
سہویہ کرنا و متعالین (اگر ہانی بیٹھا) کو  
نافع ہے، فرماتے ہمارا شیخ قدس سرہ  
صفرادی بخشار کا عمل کچھ سننے کے  
پانی سے تھکے۔ ہا کر کیا کرتے۔ حافظ

دیس انما از عمر قدس غنوی شریف میگرد  
تا بانگ نماز مغرب و فرمودہ نوحہ نفس از  
بعض بندگان دہا سی خدمتہ اش تا گردید  
در دیش آنوقت متحقق خواہد گشت کہ کم از کم  
باشند چون خاک نمبار از ظاہر ہمزریں ساند  
و نہ باطنانہ بزبان و نہ بہت چہ درویشی  
نمروا کال السلام است و آن بخیرے زر کا  
و بعد از دو کلمات الی السلام من سلمہ السنون  
من ساند دیدہ و نہ سرورہ کہ در حدیث  
اکثر اہل الجنۃ البلیہ نیست مراد بلیہ دنیا  
چنانچہ مردمان گمان کردہ اند بلکہ  
آن کہ است کہ از دنیا غافل شدہ  
و ماسوی اللہ و ترک دانہ و پس  
بہشت اند خستند و فرمودہ کہ از  
نافع ترین دوا ہر بے بدہشی  
کہ مقدمہ استقا، عظم البین است  
دہائے شستی دور ماندگی نیست  
کہ بیان کنی زنجبیل یعنی دُرشن  
حق شدہ را در شکر را قرص نان  
پستریون آری و ہم مثل  
آن شکر سفید یعنی گندہ آمختہ  
بخورے و نہ سرورہ کہ شنبہ ایم  
کہ ہمیشہ کشیدہ مال حق بلکہ زرقع یہ  
من جہان آب چشم دوزخ و جہنم  
و نہ اندازہ کہ دوا یہ ہمزریں کہش  
مع المسمی

فاذا صلی العصر درس  
الغنوی للغنوی الخ  
اذان المغرب قال انما لا  
عن بعض المشائخ درویشی  
جیت خلک بختہ ایکے  
بروہ بختہ نے پانی داؤد  
در دیش نے پشت پائی یا  
از گوہی قال اکثر اہل  
الجنۃ البلیہ لیس المراد  
بالبلۃ المجاہدین کی از عمہ  
الناس بل الذین یشاوروا  
عن الدنیا و جہلوا ما فی  
اللہ تع قال ربو من  
انفع الادویۃ لسوء القینہ  
والکمال و الاعیان  
تشیو الزنجبیل المحرق  
فی الخبز ثم خربہ و غمرہ  
مہ شکر من السنون  
فاکلہ قال و شمعہ  
ان اکثرت الیخیق کا  
ہلیلہ الا صفر ہنفع و مہ  
الین قال و بیان بختہ  
قدس سرہ یعالجہ الخ  
السنون بختہ الخ  
مع المسمی



بھی مع اپنے مریدوں کے باتباع شیخ نبی  
 علاج کیا کرتے۔ مصنف رسالہ فرماتے ہیں  
 کہ میں ایک دن حادثہ تھوڑے کے ساتھ  
 کشتی میں سوار تھا۔ ملاح نے لکڑی پانی  
 دریافت کرنے کے لئے دریا میں ڈالی  
 پس اس نے اس جگہ کے عمق کو نہ دریافت  
 کر کے کہا۔ اللہ حضرت ممدوح نے یہ  
 سُنکر مجھے اشارہ کیا۔ کہ اے عبد العزیز  
 ملاح کے بقولہ کو سمجھا۔ میں نے عرض کی۔  
 لیکن اسکی مراد یہ ہے۔ کہ حقیقت حق سبحانہ  
 تعالیٰ کی ایسا عمیق سمندر ہے جس کی تہ  
 نامعلوم ہے۔ فرمایا ہاں۔ فرمایا مروی ہے  
 کہ حضرت بلالؓ جو حضرت رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کا مؤذن تھا رسول اللہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ عالیہ  
 نکل گیا۔ پھر مدینہ کے بعد اس میں واپس  
 آیا۔ تو صحابہ نے تقاضا کیا۔ کہ نماز  
 کے لئے اذان دے اس نے اذان  
 کیا۔ انہوں نے آغا غصے پر اُسرا کر کیا  
 تو مجبوراً اس نے اذان شروع کی پھر

و زمان بود کہ در آن کہ از غلبہ غلط صغرا  
 بودہ باشد برائے خود و مریدان خود  
 دوا میکرد و تبرکات سابقہ شیخہ و برہمہ  
 ہمارا حضور پر نور در بیچ کشتی دیا۔  
 پس داخل کشتی بان ہیزم یعنی  
 راہ دریا تاکہ معلوم کند عمق آب پس  
 نیابت چہ عمق آن از انداز ہیزم زیادہ بود  
 پس متعجب گشت و حیران شد گفت آن  
 اللہ سبحانہ پس اشارہ بمن فرمود آنحضرت  
 و گفت یا عبد العزیز تمہید بقولہ ملاح را گفتم  
 آسے چہ تحقیق گفتہ است کہ کثرت ذات  
 پروردگار و ریائے است و در تہ درک  
 ہیچ کس نیست یا مان او پس  
 فرمود آسے اینچنین است کہ گفتی  
 و تمہیدی و فرمود کہ مروی است  
 حضرت بلالؓ مؤذن رسول کریم  
 بیرون رفت از مدینہ عالیہ  
 پس از وقابت آنحضرت سؤل  
 پس از مدتی کہ عود فرمود صحابہ  
 کرام طلب بانگ نماز از دوسے  
 کہ نہ نشو قالی زمین الرسول پر آیا  
 اور وہ کن پس سبب سخت سخت  
 فشرع فی الاذان تاکہ

وكان يعالج نفسه

و مرید بہ بعد الدواع

تبع الشیخہ و کنت معہ

ذات یوم فی سفینہ

فادخل الملاح خشبہ

فی الماء لیطلب لها قعر

البحر فلم یدرک لعمق الماء

فقال اللہ فغمر فی الشیخ

یا عبد العزیز فہمت ما

قال الملاح فقلت نعم

قد زال ان حقیقہ

الحق سبحانہ و تعالیٰ

بحر عمیق کہید مرا کہ تھرا

فقال نعم کذاک قال

مروی ان بلالہ مؤذن

رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم خرج من المدینہ

بعد وفاتہ ثم عاد الیہا

بعد مدۃ فطلب

منہ الصحابہ

ان یؤذن للصلوۃ

فابی فقضا صوۃ

فشرع فی الاذان











اور وہ یہ ہے کہ ظاہر تو شریعت شریفہ سے

آراستہ ہو۔ اور اس پر استقامت ہو اور

باطن صفات رزقہ مانند بخل جسد کبر سے

برا متعرا ہو۔ فرمایا حدیث میں ہے۔ مومن

مومن کا آئینہ ہے۔ مومن کی دو تفسیریں

ہیں۔ اول یہ ہے کہ مومن اول سے مراد

حق تعالیٰ ہے۔ اور ثانی سے بندہ مومن۔

ثانی اس کا برعکس اور دونوں صحیح ہیں فتوحات

مکیہ میں مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

کہ وہ تیرا آئینہ ہے۔ تیرے دیکھنے میں

اپنے نفس کو اور تو اس کا آئینہ ہے اسکے اسما

وصفات کے دیکھنے میں جانیے کہ قیام و قیام

کے ساتھ کشتی پر سوار تھا۔ آپ نے مجھے خطا

کر کے فرمایا۔ اے عبد العزیز۔ وجود مطلق

کی اپنے مظاہر میں ظہور کیلئے موجوں کی

مثال بہت بہتر ہے۔ میں نے آپ کی زبان و فشا

سے بہت دفعہ یہ شعر سننا سمندر سمندر

ہے جسطور پر قدم میں تھا نہ موجیں اور

کھڑے نو پیدا شدہ ہیں۔ یعنی موجوں

اور کھروں نے ذات بخت کو متغیر نہیں

و ان را نہ شکایتی از خوار است شریعت غرار

و حکم نشانی بلکہ حکم کرمی بخشن خود از خجاست

واقعتاً و لذت و لذت و لذت و لذت و لذت و لذت

تفسیر و بدو کہ شد است کہ بیکہ مراد است

شود از مومن دل حبیب و بدو مومن المومن مرآة المومن

دوم عکس آن و ہر دو صحیح است چنانچہ بفسر علی تہمین ان یزاد

ساحب فتوحات گفتہ است بدان کہ بالمومن الاول الحق

حق سبحانہ شیشہ است در دیدن تو نفس سبحان و بالثانی العبد

خود را در تو شیشہ ذات بخت ہستی دیدن المومن او بالعکس و کلاھا

اسما و صفات او مولف نے فرماید کہ عظیم قال فی الفتوحات

سور شدم ہر آہ محض کشتی را پس فرمود کہ عویر انک فی ذلک نفک

عبد العزیز موج دید یا خوبتر مشاہد ابرائے و انت مرآة فی رؤیة اسما

عمود وجود حق سبب از کہ بے قید است و صفاتہ کہ بکت مع السفینہ

افراد کم مظاہر است طبعانہ و مولف نے فرماید فقال یا عبد العزیز الامواج

کہ از حد بسیار بگذر می شوم از آنحضرت کہ میخواست مثال الظہور الحق المطلق

بیت عربی را کہ خدا شراست از ذات حق سبحانہ کہ بکرت است از دوا چنان کہ بکرت

بسیج تغیر و تبدل ہوتا ہے سبحان وجود افراد ما سمعہ بنشد

والہم را یافتہ چہ افراد عالم کہ حوا و شاعبا انانت بچون مرجاد و نہایت

کہ بوجود آہنا عجز یعنی دیدار بے البدر بحر علی ما کان فی القدم

تغیر و تبدل بجال خود سے ماند ان الحوادث امواج و از

و هو تحلیۃ الظاہ بالشریعت

الشریفۃ و الاستقامۃ

علیہا و تحلیۃ الباطن عن

الزنا ایل قال فی الخ

المومن مرآة المومن

بفسر علی تہمین ان یزاد

بالمومن الاول الحق

سبحان و بالثانی العبد

المومن او بالعکس و کلاھا

عظیم قال فی الفتوحات

عویر انک فی ذلک نفک

و انت مرآة فی رؤیة اسما

و صفاتہ کہ بکت مع السفینہ

فقال یا عبد العزیز الامواج

مثال الظہور الحق المطلق

فی مظاہر و کثیرا

ما سمعہ بنشد

بھذا البیت

البدر بحر علی ما کان فی القدم

ان الحوادث امواج و از



کیا۔ بلکہ اذن کا کان ہے۔ ایک دن فرمایا ازموذ کرے بودیم کہے شقیم از مالان قال ہوکن بنهم من القواف  
 کہ ہم قاری علماء دن سے کٹا کرتے تھے کہ قرأت کر بیان دو کرا یا کہ نبید نعل ذرق انه لفصل بین کلماتی  
 ایک نبید کے درمیان یعنی ایک کے بعد کہ شود ہمچنین میان دو کرا یا کہ نستین ایا نبید کذا بین  
 فصل اور فرق نہ کیا جائے۔ بلکہ اسمین یہ بیان ان دیکیری شرح فیہ لعلی یدیم خلا کلتی یا ایاک نستعیر قطعنا  
 لکھا تھا۔ یہ ان کلمات میں یعنی دونو ایک آن کہ فرق کر دے نشوذا کہ نوشتہ اولیٰ فی البکیری شرح النبی  
 کو مابعد یعنی نبید نستعین کیساتھ موصولاً کہ متصل سازد و ہر دو کرا یا کہ ایا مابعد خود انه لا یفصل حتی کتب  
 کر پڑ جائے۔ حاقط عبد العزیز مولف ساہی اس دور جب آن مؤلف علیہ الرحمۃ سفر فرمایا الالہ الفصل المعتمد لکن  
 کی توجیہ و تطبیق یوں فرماتے ہیں کہ فصل تلبقا بین السمع والسمع و التلوین و التلوین کہ لولہ الناس بالغوا فی الفصل  
 معتدل ہو۔ شرح کبیری کا مفہوم یہ ہے فصل سماع و غرض از ان فصل معتدل حتی کاذات الکلمات  
 کہ فصل غیر معتدل ہو۔ چونکہ بعض لوگوں نے اس پر تردد عدم فصل تلوین شرح فیہ المصلیٰ یتقاطعان فی شرح المصنف  
 فصل میں یہاں تک فراط کی کہ دونو کلموں عدم فصل مبالغہ است یعنی وقت چہرہ مراد علی الواعظین الا انہ  
 بے تعلق و بے ارتباطی اسمین مفہوم ہو دیا انہ فصل عادت کر دے بودند کہ وہم قال رہن کان الشیخ  
 لگی تو کبیری شرح فیہ میں انکی تردید کی تبت و تعلق ہر دو کرا یا کہ شرح مذکور فخر الحق والذین یعظم  
 فرمایا کہ حضرت شیخ فخر الحق والذین ہر دو کرا یا کہ کشف عن فصل وقطع کل من جاء و یقوہ  
 ایک آنے والے کی تسلیم کہ لے قیام و نزول کہ نبی حضرت شیخ فخر الحق والذین تقسیم تنظیم ماہ فسل  
 فرمایا کرتے تھے۔ اسکی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کی مدح و ثناء اور تالیف و تالیف ذلک شانہ  
 کیلئے آپ سے استغفار کیا گیا۔ اور آپ نے ہر دن سوال کہ ذنن بر جو اذنتہ بان النفس  
 باین طورا غذار فرمایا کہ نفس کی مثال شیر خوار بچہ کی ہے بچہ شیر خوار است اگر کا الطفل ان  
 بچہ کی سی ہے کہ اگر اسے چوڑے رکھو گے بگڑا رہی اور اگر شیر خوار کی ہریت تاملہ شب  
 تو وہ دودھ ہی پیا ہے گا۔ بعد از بدست شیر خوارانی ہم محبت شیر خوارانی است علی حب الرضاع

الاول ان یفصل لفظ ایاک منہم من القواف



خدائی بھی دودھ کی محبت ہوگی۔ اگر  
 قبل از وقت الگ کر دیا جائے تو وہ  
 الگ ہو جائیگا پس میں ڈرتا ہوں کہ کہیں  
 اسے ہر ایک کی بے تعظیمی کی عادت  
 نہ ہو جائے۔  
 نسب جواب آپ کے رتبہ کے مناسب  
 یہ ہے کہ آپ بجز ذات حق کچھ نہ دیکھا کرتے  
 تھے۔ جو تعظیم ہوتی تھی۔ وہ حق سبحانہ  
 کے لئے ہوتی شیخ سعدی کے اس شعر  
 کی کہ ۵ یا مکن با پیلانان دوستی +  
 یا بنا کن خانہ راد خرد پیل + اس طرح شرح  
 فرمایا کرتے۔ کہ فیصل سے اشارہ حق سبحانہ  
 کی طرف ہے۔ اور پیلانان سے اولیاء اللہ  
 کی طرف مولف صاحب کہتے ہیں کہ فقط  
 متوجع کے خطوط میں لکھا کرتا تھا مجھے  
 فرماتے کہ خط واضح لکھا کرو۔ شکستہ لکھنے  
 سے منع فرماتے۔ فرماتے کہ کاتب کو  
 صرف یہی گناہ ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے  
 کہ پڑھنے والا اس کے شکل مکتوب کے پڑھنے  
 کی تکلیف سے درہنگا ہو۔ فرمایا کہ ذات  
 را اگر بوقت معہود از شیردور کنی دور شود  
 و محبت شیراز و خواہد رفت از آن تنظیم  
 ہر کسے عادت ہے تعظیمی از و دوری کنم  
 کہ بباد ابر عادت خود اند و تعظیم کے کند  
 مولف میفرماید کہ این محض غرض ظاہری بود  
 ما سبب جنتی این بود کہ او بجز ذات حق  
 سبحانہ هیچ نے دید۔ پس اور تعظیم  
 میگرد بہرہ منظر ہے کہ سے دید  
 و زمرودہ کہ معنی قول شیخ سیدے  
 یا بنا کن خانہ راد خرد پیل  
 علیہ الرحمۃ کہ بپارسی فرمود و خلاصہ اش  
 اینست کہ بغیل یعنی پیل اشارہ است  
 بحق سبحانہ و اما بے پیل اہل اللہ  
 ہستند و بودم کہ سے نوشتہ خطوط آنحضرت  
 را پس سے بود کہ منہ مود را  
 المرسلات فکان یا مرنے  
 با ینصاح المکتوب ترک  
 و شیخ نوشتن و ترک چھپگی دے  
 زود و دہجہ آن کہ بس گناہ است  
 القرمطۃ و یقول کفی  
 کاتب را ہمین کہ تکلیف کشد  
 الکلب اثمان یا نادی  
 سے بخواندن نوشتہ او  
 القساری بخیر  
 و فرمود کہ رضی اللہ تعالیٰ  
 قراءۃ مکتوبہ  
 فرمود کہ معرفت و  
 قال منہ معرفتہ کنہ



حق سبحانہ کی کنہ کی پرکھ چلیج ناممکن ہے۔ رشناختن حقیقت ذات اربحانہ محال۔ ذات الحق سبحانہ محال۔  
 دیکھو کہ لایہ سے اسکی طرف اشارہ ہے۔ است رہا نیست اشارت قل حق سبحانہ کہ والیہ کی اشارت بقولہ تع  
 ترجمہ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈرانا ہے۔ ترجمہ انسانی میں ہی ترسانہ شہادتیں بیان کی ہیں۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اسکی کنہ میں پڑنے سے اور اللہ تعالیٰ نے حقیقت ایچا نہیں چھی سببانہ ہرگز است۔ واللہ اعرف بالعبادہ  
 بہ بندگان خود مہربان ہے۔ یعنی اسکا ڈرنا۔ بندہ محض فدی ترسانہ نہایت مہربان ہے۔ کمال تعلیل لتخویر ای انما  
 اس سے تمہیں ہر سببانی فرمانا ہے۔ تاکہ اس۔ انکہ غماج کمتداوقات خود را در گذشت۔ حذر ہم را فتنہ بہم نشلا  
 چیز کی تحصیل میں جسے تم حاصل نہیں کر۔ ان ممکن ایشان نیست و نیز کہ ہر گاہ معراج۔ یضیعوا اوقانتھم فیما لا  
 سکتے۔ تصبیح اوقات نہ کرو۔ فرمایا جب نصیب حضرت سل کریم شد آموخت و این۔ بعد کہ انتقال ملا علی النبی  
 حضور فداء الی دای صلی اللہ علیہ وآلہ۔ سبحانہ اقسام علوم حدیث کرد و پوشیدہ داشت۔ غلہ اللہ تعالیٰ بوزن  
 وسلم کو معراج ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے۔ نہیں ہر گاہ جمع نمودید بجز ہرگز اگر در۔ العلوم و اوصاء بکما غنا  
 آپ کو انواع اقسام کے علوم تعلیم کئے۔ ہزار کو چہ بیحدہ آن علوم و ان سر علم سکیزد۔ فلما رجع رأی ذات  
 اور فرمایا کہ پوشیدہ رکھنا جب آپ کو معراج۔ منجھد عرض خدمت باری کرد کہ ارباب۔ یوم محنتنا شکم بکمال الطو  
 سے تشیغ لائے۔ تو ایک دن کسی دیوانہ لکھو ناست این کل را بخت شدہ دازین دیوانہ۔ فی السکاک لا سوا فی فقال  
 کو دیکھا کہ وہی حلو بازار دن اور کوچوں میں۔ کمال اظہار پر پیروی حکم شد کہ این از اسرار است۔ یارب کیف هذا الامر  
 کہتا پتہ ہے آپ نے جناب باری میں عرض۔ سوال بکن این چار تو انبار کنی خوف غنہ باشد۔ ما و حی الیہ ان هذا  
 کی کہ یہ کیا بات ہے۔ پھر تو چھپانکی وصیت اور اسے۔ ہمیں دیوانہ پس دوزخ برستہ نیست بلکوں۔ من انرا نافر است  
 دیوانہ حی ہوئی کہ یہ سہا سے اسرار ہیں آپ سے۔ غنہ دای آن نحو است شدہ ملافت بچون۔ تو نہ کہتہ جہا خیف الفتنہ  
 نہ پوچھے گا اگر آپ بتلائے توفیق فساد کا ڈر۔ کہ تو عاقل کامل کہ نہ ہے آن خواہ شدہ بچون۔ و اما کلام هذا الجنون  
 تھا اس دیوانہ کی باتوں کا کون اعتبار کرتا ہے۔ شان نہ دراید و خون نشہ گرد رہے۔ فلا یعتبر الناس علی حیا  
 دیکھو







دو تا آخر مریدان استغراق دست داده کہ شتافت مردمان کہ اکثر ہنر بردہ اند و امتیاز میان شمع و لذیذ مہم سلاست عوام  
از دست رفتہ و چین سنگان برلمان تعلق نمودند از طمان بجز خود و وطن خیر و پشرف اختیار نمودند و ذات ایشان نیز در انجا  
وقوع آمدہ آخر مرحوم الامام الفہم و ائین و ملت خمین ادر مرقد منیف ایشان غرب رویہ خیر و زیارت گاہ خلایق است +

## ذکر حضرت خواجہ مولانا مولیٰ قضا محمد عبید اللہ صاحب ملتانی رضی اللہ عنہ

حضرت الشیخ المتوکل علی اللہ القانی فی اللہ البانی باشند حضرت غرب نواز محرم راز حضرت مولانا در شتافت حضرت خواجہ  
مولوی حافظ محمد عبید اللہ ملتانی ادام اللہ ظلال فیوضہ علی التشریفہ و افضل النیاس فی فوہارہ حضرت ایشان  
از اجداد اہل بیت بہشت عالم اند علوم ظاہر و باطن و خلیفہ کلان حضرت مولانا مولیٰ محمد خدائش صاحب ملتانی رضی اللہ عنہ  
ہستند در اول عمر علم ظاہر از والدہ ہمد خویش حضرت مولوی صاحب مولیٰ قدس اللہ عنہ در وقت خویش اعلم اہل زمان ہوا  
اند گرفتہ اند و بعد از وفات ایشان ہمراہ برادران خویش در مسجد مس پیش حضرت مولانا و بعد از تعلق مکان ہر طعن سفر نمود  
برائے طلب علم نمود پیش حضرت مولوی صاحب مولیٰ گل محمد جو کہ از خلفا حضرت قاضی صاحب کوثی ملخص ہوا اند تکمیل علوم متداولہ  
نمودہ اند و چونکہ لقا ہما حضرت مولانا انجا تشریف آوردند بہ شرف معیت مشرف کردہ بطرف خیر و پشرف ہمراہ خویش ہر قدر علوم عربیہ  
چنانچہ حساب و ہمد و علم تصوف و علم فرائض آسما بہر باب فرمودند و در شرف صحبتا حضرت با انواع فیوض ظاہر و باطن  
قائض گشتہ خلعت خلافت خاص یافتند و مجاز شدند و حضرت مولانا ایشان را بسیار دوست می داشتند و بسیارے فرمودہ کہ انجا  
جان من است و اگر در حال ضعف و استغراق کہ در مان بشرف بیت زیارت مولانا مشرف ہستند تا مقین مغرض ایشان بود  
در علوم محکمہ رسائل کثیرہ تصنیف فرمودہ اند کہ بسیاری مردان انان نفع ہستند و بسیاری از مردان از علماء و غیر  
ایشان بشرف بیت مشرف شدہ اند و از ورغلا ہمدین مردان بہ بیت چنانچہ عادت اہل زیارت بسیار متغیر مجاہد و خلعت  
خود را ازین امر منع ہستند فرمودند کہ نایہ و صراحتہ می فرمودند کہ اصل این کار محبت است و اخلاص و بیکار بروت را بظاہر بسیار  
برے دانتند و خود بدلت نیز گاہے بیکار نبود اند و مردمان مثل کھل البیاد دشمن ہستند و ہر کس را دست مشغول  
بودن بکارتے میفرمودند و اقسام کرامات و انواع خواق عادات از ایشان بوقوع آمدہ **وفات** حضرت ایشان لیم  
سادس از جمادی الاولیٰ بوقوع آمدہ شکہ احد در بیان حضرت ایشان چندان خلق جمع بود کہ در عدد جمع ہستند  
آمدہ و ہمہ کہان از حاضرین متعجب بودند چہ موافقین چہ مخالفین تا مین مارا اینا مثل ہذا الارز حامی علی جنازہ احد کان  
قد فرغ من وقت الوصال الی حصول اللدف السحاب الماطر قلیلا قلیلا لکان الجازۃ فی عام خاص موضع شتر تا شامان لمان  
علی نحو میل و نصف دمن مسکن المحنور بعد صلوة الحجۃ و صر قد شریف حضرت ایشان غرب رویہ لمان زیارت گاہ خلایق  
است و قد قبل فی تاریخ و صالہ المقد برضی اللہ عنہ و فان المتقین فی جنت اللہم افضل اینا من فیوہ ہند و ہم